مقالات

قرآن مجید کا رسم الخط

از جناب مولنٰا عبد القدیر صاحب صدیقی

"اس مقالہ میں جناب مولنٰا عبد القدیر صاحب صدیقی نے قرآن مجید کے رسم الخط کی اصلاح و ترقی کے لیے چند تجاویز پیش کی ہیں۔ مصر ترکی اور ہندوستان کے مختلف مصاحف میں جن مختلف رسوم خط کی پابندی کی گئی ہے ان سب کی خصوصیات پر نظر ڈالکر مولنٰا نے ایک ایسا رسم الخط اختیار کیا ہے جس میں سب کی مفید خصوصیات جمع کردی گئی ہیں۔ اگر اہل علم حضرات اس پر غور کرکے اپنی اپنی تجاویز پیش کریں تو اس رسم الخط میں مزید اصلاح ہوسکتی ہے اور پھر ہندوستان میں اسی رسم کو جاری کرنے کی کوشش کی جاسکتی ہے۔"

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۔ قرآن شریف الواح میں لکھا ہوا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں ملا بلکہ آپنے جبرئیل امین کی زبان سے سنا اور اپنی امت کو سنایا۔ حضرت کے زمانے ہی میں حضرت کے حکم سے قرآن شریف لکھا گیا مگر متفرق طور پر کہیں کاغذ پر کہیں پتوں پر کہیں شانے کی ہڈیوں پر۔ مگر حافظ قرآن بکثرت تھے ان میں سے ممتاز جن سے قرآن شریف کی روایت ہے حسب ذیل ہیں۔

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ۔ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ جو کاتب وحی رسول اللہ تھے۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانے میں جنگ مسیلمہ میں حفاظ قرآن بہت شہید ہوئے تو انہوں نے تمام نوشتوں کو ایک جگہ جمع کر دیا۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے ان نوشتوں کو ایک مصحف کی صورت میں ترتیب دیا۔ اور ان کی سات نقلیں کر کے مختلف ممالک میں روانہ کیں ابتدائی زمانہ میں نہ رسم الخط درست تھا نہ قرآن شریف کو اعراب لگا ہوا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ایک شخص نے پڑھا اِنَّ اللّٰہَ بَرِیٌٔ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ وَرَسُوْلِہٖ بجر لام حالانکہ قرآن شریف میں وَرَسُوْلُہٗ ہے۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نحو کی طرف حضرت علی رضی اللہ عنہ کو متوجہ کیا اور حضرت علیؓ نے ابوالاسود دئلی کو چند اصولی قواعد سنا کر قواعد نحو جمع کرنے کے لیے حکم دیا۔

مسلمانوں نے قرآن شریف کی حفاظت میں اتنی سعی و کوشش کی کہ لاکھوں حافظ اور لاکھوں ہی اس کے قاری ہیں کسی آیت کی کمی و زیادت تو کجا، زیر زبر کی غلطی تو کجا ہر قلقلہ و ہمس۔ اخفا، اظہار، ادغام وغیرہ صفات میں بھی فرق نہیں آسکتا۔ مراکو سے چین تک صحیح قرآن شریف پڑھنے والے سب قاف کو مستعلیہ اور باقلقلہ ہی پڑھیں گے۔ لحن چاہے بدلا ہوا ہو۔ مگر تلفظ سب کا ایک ہوگا۔ یہ تو صوت اور تلفظ قرآن کی حفاظت ہے۔

قرآن شریف کے خط کی اتنی حفاظت کی گئی کہ بیان کر دیا گیا کہ اس میں الف کتنے ہیں اور با کتنے ہیں اور یا کتنے۔ کس لفظ پر قرآن شریف نصف ہوتا ہے (کہف میں وَلْيَتَلَطَّفْ پر)۔ تین روز میں قرآن پڑھنا چاہیں تو روز کتنا پڑھنا چاہیے۔ (منزل فیل یعنے فاتحہ۔ یونس لقمان)۔ ایک ہفتہ میں قرآن ختم کرنا چاہیں تو روز کتنا پڑھنا چاہیے۔ (فمی بشوق یعنے فاتحہ مائدہ۔ یونس۔ بنی اسرائیل۔ شعراء والصّٰفّٰت۔ قاف (ق)۔ مہینے بھر میں پڑھنا چاہیے تو کتنا پڑھنا چاہیے۔ (۱) الٓمٓ (۲) سیقول۔ ۳۰ پارے۔

مسلمانوں نے حضرت عثمان کے زمانے میں لکھے ہوئے قرآن شریف کے رسم الخط کی تقلید کا

اہتمام کیا کہ کسی قسم کا فرق ہونے نہیں دیا۔ البتہ ترکوں کے ہاں ایک قرآن طبع ہوا ہے جس میں رسم الخط قرآنی کا اتباع نہیں کیا گیا ہے بلکہ جس طرح تلفظ ہوتا ہے اُسی طرح لکھا ہوا ہے۔

مطبوعہ ہند اور سلطنت مصریہ کے زیر نگرانی جو قرآن شریف طبع ہوا ہے، ان میں تلاوت کرنے والے کے لیے بڑی بڑی سہولتیں پیدا کی گئی ہیں۔ حالانکہ رسم مصحف عثمانی کی پوری پابندی کی گئی ہے۔

یہ بات بھی واضح رہے کہ قرآن شریف کو مشکل باعراب حجاج بن یوسف ثقفی نے لکھوا کر شائع کرایا جو عبدالملک کا سپہ سالار اعظم تھا۔ یہ اس مشہور ظالم کی ایک ایسی نیکی ہے جو قیامت تک رہیگی اب میں اہل ہند و عرب و سلطنت مصریہ کے زیر نگرانی جو قرآن شریف طبع ہوئے ہیں ان کے اختلافات کو بیان کرتا ہوں

(۱) ا۔ الف ہمیشہ ساکن بے ضغطہ اور بغیر زبان کے جھٹکے سے کے نکلتا ہے اگر کسی الف نما حرف پر جزم دیکھو تو اس کو ہمزہ سمجھو جیسے ہندی ان یشا کو اہل مصر اس طرح لکھتے ہیں اُن یشأ یہ چیز قابل تقلید ہے۔

(۲) الف زائد کبھی رسم الخط میں کوئی علامت نہیں رہتی مگر الف رہتا ہے جیسے ملك کہ وہ مالک ہے۔ اہل ہند میم پر کھڑا زبر دیتے ہیں۔ ملٰك اور مصری سلطانی قرآن شریف میں میم کے زبر کے ساتھ چھوٹا الف لکھتے ہیں۔ مٰلك۔

(۳) کبھی الف زائد ہوتا ہے لیکن پڑھا نہیں جاتا جیسے ثمود الا اذ بحتنہٗ عام قرآن شریفوں میں اس امر پہ متنبہ کرنے کے لیے کوئی علامت نہیں۔ لبتہ لیسرنا القرآن کے قرآن شریف میں غیر ملفوظ الف پر کہیں کہیں چلیپا بنایا ہے شلاً لا اذ بحتنہ مصری قرآن شریف میں گول صفر ہر جگہ دیا گیا ہے۔ ثَمُودَ الْأَاْذْبَحَنَّهُ جو قابل تقلید ہے۔

(۴) کبھی و لکھا جاتا ہے اور الف پڑھا جاتا ہے جیسے الصلوۃ ہندی رسم الصّلٰوۃ مصری رسم الصَّلٰوۃ۔

(۵) کبھی ایک شوشہ یا دندانہ ہوتا ہے۔ اور الف پڑھا جاتا ہے جیسے۔ مکیل ہندی رسم مکیل ھونہٗ۔ مصری میکیل۔ ھونہٗ۔

(۶) کبھی وصل کی حالت میں صرف فتحہ پڑھا جاتا ہے۔ اور وقف کی حالت میں الف پڑھا جاتا ہے جیسے۔ انا لکنا۔ سلا سلا۔ مصری مصحف میں اس کی علامت لمبا صفر دیا گیا ہے جیسے۔ اناۡ لکناۡ۔ سلاۡ سلاۡ جو قابل تقلید ہے۔

(۷) کبھی الف یا واو یا یا لکھی نہیں جاتی مگر پڑھی جاتی ہے جیسے ہندی لِاٰ لف مصری لِاٰی لٰفِ۔ ہندی بِہٖ مصری بِہٖۦ۔ ہندی لہٗ مصری لہٗۥ۔ ہندی النبیّٖن مصری النّبیّٖنَ۔ ہندی داوٗد مصری داوٗد۔

(۸) ہمزۂ وصل حالت وصل میں گر جاتا ہے اور بوقت ابتدا متحرک و باقی رہتا ہے۔ رسم ہندی میں ہمزہ وصل وصل میں گر گیا ہو تو اس پر حرکت نہیں دیتے۔ اگر ابتدائے آیت میں ہو تو اس کو حرکت دیتے ہیں۔ رسم مصری میں ہمزۂ وصل پر (صہ) کی علامت دیتے ہیں اور حمیدیہ مصحف میں ہر جگہ سرخی حرکت بھی دیتے ہیں۔ ہندی الحمد للہ رب العلمین مصری حمیدی الحمد للہ رب العالمین۔ ہندی الرحمٰن الرحیم۔ مصری حمیدی الرحمٰن الرحیم۔

(۹) مد دو طرح پر ہے (۱) مد متوسط کی علامت یہ ~ ہے اور مد طویل کی علامت یہ ہے ~ مگر اس کی پابندی کوئی نہیں کرتا حتی کہ مصری مصحف میں بھی دونوں کی علامتوں میں تمیز نہیں۔

(۱۰) نون ساکن قبل حروف یرملون۔ نون ساکن حروف یرملون میں مدغم ہوتا ہے۔ اس حرف پر شد دیا جاتا ہے۔ جیسے ہندی رسم میں۔ خُشُبٌ مُّسَنَّدَۃٌ۔ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا مصری رسم میں خُشُبٌ

مسندہ۔ غفورا رحیما۔ یومئذ ناعمہ۔ اعراب اس طرح دیتے ہیں معلوم ہے کہ غیر را ولام میں غنہ رہتا ہے۔ لہذا اس کی علامت (غ) بھی ضرور ہے۔

(۱۱) نون ساکن قبل حروف حلقی مظہر رہتا ہے۔ وہاں کسی علامت کی ضرورت نہیں لہذا مصری اعراب اس طرح ہے

(۱۲) نون ساکن قبل حروف غیر حرف حلقی و یرملون میں صرف بمبئی کے ایک قرآن شریف میں اخفا کی علامت (خ) لکھی ہوی ہے۔ اور دوسرے مصاحف میں کوئی علامت نہیں ہے۔ مصری میں ۔ میری رائے میں بمبئی کے قرآن شریف کا اتباع ضروری ہے۔

(۱۳) نون ساکن قبل با میم ہو جاتا ہے لہذا اس کی علامت چھوٹی میم لکھے جیسے من بعد انبئت ہندی الیم ایما مصری الیم عا۔

(۱۴) میم قبل با میم ساکن قبل با میں بھی غنہ پیدا ہوتا ہے۔ اس پر بھی (غ) کی علامت ہونی چاہیے

(۱۵) میم۔ اگر میم مشدد ہو تو غنہ پیدا ہوتا ہے جیسے ممّ۔ عمّ۔ بمبئی کے ایک قرآن میں جہاں جہاں غنہ پیدا ہوتا ہے اس حرف پر (غ) کی علامت دی گئی ہے۔ عام طور پر یہ علامت نہیں ہوتی جو ضروری ہے۔

(۱۶) بعض دفعہ رفع اجتماع ساکنین کے خیال سے نون تنوین کو متحرک کر دیتے ہیں اس کے لئے عرب و مصر کے مصاحف میں کچھ انتظام نہیں مصاحف ہند میں اس طرح ہے اور ہونا بھی چاہیے مبین اقتلو تدیر ن الذی۔ اس نون کو اہل ہند نون قطنی کہتے ہیں۔

(۱۷) غیر با، مدور پر فتحہ کے ساتھ تنوین ہو تو وقف کی حالت میں الف سے بدل جاتی ہے اور اسی لیے اس کے ساتھ الف بھی لکھتے ہیں۔ جیسے۔ شیئا۔ شیئاً بعض دفعہ الف نہیں ہوتا وہاں علامت کی ضرورت ہے مثلاً (فا) یا جیسے ضحیٰ۔ نساءً مصلّیً

(۱۸) ت ۔ ۃ ۃ تا کہیں دراز ہے کہیں گول ۔ دراز ہو تا پر وقف کرنا چاہیے ۔ گول پر ہا مطابع ہند میں اس کی کماحقہ تحقیق نہیں کی جاتی ۔ مطبع نظامی کے قرآن شریف میں المار قرآنی کو حاشیہ پر فارسی زبان میں لکھا ہے ۔

(۱۹) بعض دفعہ لکھا ہوا (ص) رہتا ہے اور ص سے س یا دونوں جائز ہیں مگر ص اولی ہے جیسے یبصط فی الخلق ۔ یصطہ ان میں س کا تلفظ ہے ۔ المصیطرون (س ۔ ص) دونوں صحیح ہیں مگر (ص) اولی ہے مگر یہ مصری مصحف میں ہے ہندی مصحفوں میں اس کا انتظام نہیں ۔ صرف بعض کے اوپر س لکھ دیتے ہیں میری رائے میں تقلید مصری ضروری ہے ۔

(۲۰) بعض مقامات میں راء سے پہلے کسرہ عارضی یا اس کے بعد حرف مستعلیہ ہو تو را مفخم پڑھی جاتی ہے ۔ میری رائے میں ایسے را پر (ف) لکھنا چاہیے ارجعوا مرصاد ۔

(۲۱) روایت حفص میں ایک جگہ امالہ ہے امالہ کی علامت ہ بسم اللہ مجریھا ۔ یہ علامت صرف مصحف مصری میں ہے ۔ میری رائے میں (امالہ) لکھ دینا چاہیے ۔

(۲۲) روایت حفص میں ایک جگہ اشمام ہے اشمام کی علامت مالک لا تامنا علی یوسف یہ اشارہ صرف مصحف مصری میں ہے میری رائے میں شم لکھنا چاہیے ۔

(۲۳) روایت حفص میں ایک جگہ تسہیل ہے تسہیل کی علامت ءاعجمی وعربی یہ اشارہ مصحف مصری میں ہے میری رائے میں (تسہیل) لکھ دینا چاہیے ۔

(۲۴) حفص کی روایت میں چند ہی جگہ سکتہ صحیحہ ہے اور ہندی مصاحف میں بہت جگہ سکتہ لکھا ہوا ہے جو درست نہیں ۔ لہذا ان مقامات میں (سکتہ صحیح) لکھنا چاہیے ۔ اور باقی تمام مقامات میں سکتہ کا لفظ نہ لکھنا چاہیے ۔

(۲۵) عموماً قرآن شریف میں یومئذ ہے صرف دو جگہ یومئذ ہے اور عموماً تبلہ ہے ایک جگہ

فیہ یا فیہٖ ہے اور عموماً علیہ ۔ہے اور ایک جگہ علیہُ ہے ان سب مقامات میں ایک خط کھینچ دیا جائے تو تیز پڑھنے والا متنبہ ہو جائے گا۔کیونکہ تیز پڑھنے والے کی زبان حسب عادت چل جاتی ہے ۔یومئذ۔ فیہ ۔علیہ نیز ہر اس جگہ کہ آدمی بے توجہی سے غلطی کرتا ہے بخیال تنبیہ اس پر خط کھینچنا بہتر ہے ۔

(۲۶) وقف کے علامات بلا تحقیق لکھے جاتے ہیں مصحف مصری علامات وقف بڑے اہتمام سے مجلس علماء و قراء کے تصفیہ کے بعد لکھتے ہیں۔میری رائے میں مصری علامات وقف پر اعتماد کرنا چاہئیے

(۲۷) ہندی مصاحف میں رکوع کی علامت (ع) ہے مثلاً (۲) سورت سے دوسرا رکوع ہے۔ (۲۰) اس رکوع میں بیس آیتیں ہیں۔(۴) پارے سے چوتھا رکوع ہے میری رائے میں رکوع کا ہونا ضرور ہے ۔

(۲۸) آیات کا نمبر مصری مصحف میں ہے اور بعض ہندی مصحف میں بھی ہے ۔میری رائے میں آیت کا نمبر دینا بھی ضروری ہے ۔

(۲۹) مصحف ہندی میں ہر پارہ یا جزو ابتداء صفحہ سے لکھتے ہیں ۔تاکہ کوئی آدمی ملکر ختم کرسکیں مصحف عرب میں اس پر کوئی اہتمام نہیں کیا جاتا میری رائے میں مصحف ہند کا اہتمام ضروری ہے ۔

(۳۰) عربی مصاحف میں جزو کو (مقرا ہیں تقسیم کیا گیا ہے غیث النفع وغیرہ میں اس کے جاننے کی ضرورت ہوتی ہے ۔لہذا حسب مصحف مصری مقرا بھی لکھا جائے ۔

میں نے تمام مختار علامات کے ساتھ جو مصحف ہندی و مصری سے جمع کئے گئے ہیں چند سورتیں اور آیات لکھی ہیں تاکہ قرآن شریف تلاوت کرنے والوں کو ان سے جو سہولت ہوتی ہے اس کا اندازہ ہو سکے ۔